

49686- کیا سحری کے وقت ورزش کرنے والا شخص ہر موں والی دعا کھا سکتا ہے؟

## سوال

میں جسمانی کھیل (بادی بلڈر نگ) کھیلتا اور افطاری کے خون میں بعد انجکشن لگواتا ہوں لیکن اشکال یہ ہے کہ یہ انجکشن ہر مونات کے ہیں اور روزے کی وقت خون میں گردش کرتے ہیں تو کیا یہ روزے پر اثر انداز تو نہیں ہوتے؟

## پسندیدہ جواب

ہم امید کرتے ہیں کہ اس کھیل کا کھلاڑی شرعی شروط کو مد نظر رکھ کر یہ کھیل کھیلتا ہوگا، اس لیے کہ یہ کھیل ایسا ہے جس میں تماشا یوں کے سامنے جسم کے وہ اعضا پیش کیے جاتے ہیں جو ستر میں شامل ہیں اور ان کا چھپانا ضروری ہے چنانکہ جسم کو نقصان دینے والی اشیا استعمال کرنا جیسا کہ ان کا گانہ ہے۔

اور مفتوی اور ہر مونات یا پھر رات کے وقت کھانا پینا اور اس کے اثر کا سارا دن باقی رہنا جائز ہے لیکن ان اشیاء کا دن کے وقت استعمال ممنوع اور ناجائز ہے یعنی طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ان اشیاء کا استعمال ممنوع اور ناجائز ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ قم کھاتے پیتے رہو یاں تک کہ سچ کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔ الجفرۃ (187)

شریعت اسلامیہ نے سحری کھانے اور اسے آخر رات تک موخر کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ ایسا کرنے میں روزہ دار کو اعانت و مدد حاصل ہوتی ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھا پا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

صحيح بخاري حديث نمبر (1823) صحيح مسلم حديث نمبر (1095)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ :

حدیث میں مذکور برکت سے مراد کیا ہے؟

### شخ کا جواب تھا:

حریکی کی برکت سے شرعی اور بدینی برکت مراد ہے، شرعی برکت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے حکم کی بجا آوری، اور بدینی برکت یہ ہے کہ روزے کے لیے بدینی طاقت اور غذا ایسٹ کا حصول ہوگا۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ شیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (339)

اور اس کھل کے لیے ایسے ہر مونات کی دعا کھانے کے متعلق یہ ہے کہ اس کے نقصانات کو دیکھا جائے گا اگر تو اس کے نقصانات ثابت ہو جائیں تو ان کا استعمال حلال نہیں۔

عبدۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ : نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی کو نقصان دو۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340)

امام نووی رحمہ اللہ کستے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے کئی ایک طرق ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر تقویت دیتے ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (896) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔